Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دستی رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

نئی جلد ۹ — ربوہ

۱۲ صفر ۱۳۷۵ھ — یوم جمعہ

جلد ۴۴/۹ — ۳۰ تبوک ۱۳۳۴ہش — ۳۰ ستمبر ۱۹۵۵ء — نمبر ۲۳۰

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

ربوہ ۲۹ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

— حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سفر یورپ سے ربوہ واپس تشریف لانے کے بعد ۲۶ ستمبر کو بعد نماز عصر موصیوں کے قبرستان تشریف لے گئے۔ اور وہاں حضرت ام المومنین نور اللہ مرقدھا کے مزار مبارک پر دعا کی۔

— حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل بھی مسجد مبارک میں نماز عصر پڑھائی۔ اور کچھ وقت خدام میں تشریف فرما رہ کر گفتگو فرماتے رہے۔ نیز احباب کو شرف مصافحہ بھی بخشا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی ربوہ میں تشریف آوری

کے مبارک موقعہ پر

اہل ربوہ کی طرف سے خوشی و مسرت اور اللہ تعالیٰ کے حضور جذبات تشکر کا اظہار

جملہ دفاتر اور تعلیمی اداروں میں تعطیل۔ لوکل انجمن کی طرف سے متعدد کھیلوں اور میچوں کا اہتمام

ربوہ ۲۸ ستمبر۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ربوہ میں تشریف آوری کے مبارک موقعہ پر اہل ربوہ نے ۲۶ ستمبر (دوشنبہ) کا دن اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور اظہار تشکر کے طور پر خوشی منانے میں بسر کیا۔ اس روز صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر اور ربوہ کے جملہ تعلیمی اداروں میں عام تعطیل رہی۔ اور لوگ دن بھر ہنسی خوشی آپس میں ملاقاتیں کرتے۔ اور ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے رہے۔ نیز جو صاحبزادگان اور عملے کے ارکان سفر یورپ سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ مرکز سلسلہ میں واپس آئے ہیں۔ بعض مقامی احباب نے ان سے بھی ملاقاتیں کیں۔ اور ان کی خدمت میں بخیر و عافیت واپسی پر مبارکباد پیش کی۔

شام کو لوکل انجمن کی طرف سے صدر عمومی ڈاکٹر فرزند علی صاحب نے ہاکی۔ فٹ بال۔ والی بال اور کبڈی کے میچوں کا اہتمام کرایا۔ جن میں ربوہ کے اطفال اور نوجوان بڑی کثرت سے شریک ہوئے۔ اور اس طرح کھیل کے میدانوں میں خوب گہما گہمی رہی۔ موسم کو اس خوشی میں اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے تحت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ صحت و عافیت اور کامیابی و بامرادی کے ساتھ مرکز سلسلہ میں واپس تشریف لائے ہیں۔ مجلس استقبالیہ نے خدا تعالیٰ کے حضور اظہار تشکر کے طور پر پانچ صد سے زائد ضعفاء اور مستحقین کی دعوت ضیافت کا اہتمام کیا۔ غلہ منڈی کے تاجروں اور دوکانداروں نے بھی کل مورخہ ۲۷ ستمبر کو چاولوں کی دو دیگیں پکا کر مسافروں راہگیروں اور مستحقین میں تقسیم کیں۔ نیز اہل ربوہ نے اس روز کثرت کے ساتھ مسجد مبارک میں نمازیں ادا کیں۔ چنانچہ نمازوں کے اوقات میں وہاں خاص رونق رہی

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ۲۵ ستمبر کی رات کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ سیدہ ام ناصر صاحبہ۔ سیدہ ام متین صاحبہ۔ سیدہ مہر آپا صاحبہ۔ صاحبزادی امۃ الجمیل بیگم، صاحبزادی امۃ المتین بیگم۔ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب و حرم اول تنبشیر بیگم صاحبہ صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور ان کی بچی امۃ الباقی عائشہ بیگم اور صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب بھی سفر یورپ سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ سیدہ ام وسیم صاحبہ۔ صاحبزادہ مرزا خلیل احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا نعیم احمد صاحب۔ صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب اور صاحبزادہ مرزا رفیق احمد صاحب جو سفر یورپ میں حضور کے ہمراہ تھے۔ کراچی سے ۱۳ ستمبر کو ہی ربوہ تشریف لے آئے تھے۔ صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب جو حضور کے ہمراہ گئے تھے تعلیم کی غرض سے ابھی انگلستان میں ہی مقیم ہیں۔ آپ اپنا تعلیمی کورس مکمل کرنے کے بعد واپس تشریف لائیں گے۔ مکرم میر داؤد احمد صاحب بھی جو معہ اہل و عیال اعلائے کلمۃ الحق کی غرض سے حضور کے ہمراہ گئے تھے انگلستان پہنچ چکے ہیں۔ اور وہاں فریضۂ تبلیغ ادا کرنے میں مصروف ہیں۔

خدام اور عملے کے ارکان میں سے جن احباب کو سفر یورپ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہمرکابی کا شرف حاصل رہا، ان میں سے مکرم ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب۔ مکرم میاں محمد دین صاحب۔ مکرم محمد شریف صاحب اشرف بی اے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری۔ مکرم عبد اللطیف خان صاحب کارکن دفتر پرائیویٹ سیکرٹری اور کیپٹن محمد حسین صاحب چیمہ افسر حفاظت بھی حضور کے ہمراہ ۲۵ ستمبر کو مرکز سلسلہ میں واپس پہنچ گئے ہیں۔ عملے کے ارکان میں سے مکرم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ بی اے ایل ایل بی پرائیویٹ سیکرٹری، مکرم قریشی عبد الرشید صاحب وکیل التجارت اور عربی زبان کے سکالر مکرم ملک مبارک احمد صاحب یورپ سے کراچی واپس آنے کے بعد مختلف اوقات میں پہلے ہی ربوہ واپس آ چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان سب حضرات اور عملے کے جملہ ارکان کو جنہیں سفر یورپ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہمرکابی کی سعادت حاصل رہی مرکز سلسلہ میں واپسی خود ان کے لئے اور سلسلہ احمدیہ کے لئے ہر طرح مبارک کرے۔ اور ان کو مراجعت کو مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اور حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہم العالی کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حسب ذیل صحابہ کرام کو ریلوے اسٹیشن پر حضور ایدہ اللہ کے استقبال کی سعادت حاصل ہوئی:۔

(۱) محترم مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ (۲) محترم مولوی غلام نبی صاحب مصری (۳) محترم ماسٹر فقیر اللہ صاحب (۴) محترم مولوی محمد دین صاحب ناظر تعلیم و تربیت (۵) محترم قاضی محمد عبد اللہ صاحب افسر لنگر خانہ (۶) محترم چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر دعوت و تبلیغ (۷) محترم مرزا عزیز احمد صاحب ناظر اعلیٰ۔ (۸) محترم ڈاکٹر غلام غوث صاحب (۹) محترم مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری۔ (۱۰) محترم مولوی علی احمد صاحب ایم۔ اے۔ (۱۱) محترم مولوی فضل دین صاحب وکیل۔ (۱۲) محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب (۱۳) محترم ملک غلام فرید صاحب ایم اے (۱۴) چوہدری برکت علی خان صاحب وکیل المال تحریک جدید۔ (۱۵) محترم خواجہ عبید اللہ صاحب (۱۶) محترم حاجی محمد فاضل صاحب۔

صحابہ کرام۔ ناظر اور وکلاء صاحبان کے علاوہ مکرم مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعتہائے احمدیہ صوبہ پنجاب۔ مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ مکرم آغا عبد اللطیف صاحب پروفیسر ایگریکلچرل کالج لائل پور اور مکرم شیخ مسعود رشید صاحب ریٹائرڈ سپرنٹنڈنگ انجینئر محکمہ انہار بھی اپنے طور پر اتفاقاً ربوہ آئے ہوئے تھے چنانچہ حسن اتفاق سے ان احباب کو بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے استقبال میں شمولیت کا شرف حاصل ہوا۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ ؍ستمبر ۱۹۵۵ء

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک دعاء

ہزاروں دلوں سے نکلی ہوئی دعاؤں اور صدقات کے ساتھ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ۲۳ ؍مارچ ۱۹۵۵ء کو قبل از دوپہر مرکز احمدیت دار الہجرت ربوہ سے بظاہر علاج کی خاطر یورپ جانے کے ارادہ سے روانہ ہوئے۔ لاہور کچھ دن تشریف فرما کر بذریعہ خیبر میل ۲۶ ؍مارچ ۱۹۵۵ء کو وہاں سے بعزم کراچی روانہ ہوئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خیبر میل میں اللہ تعالیٰ کے حضور جو دعا فرمائی۔ اس کے چند الفاظ درج ذیل ہیں۔ آپ نے دعا کی کہ :-

"اے خدا! ابھی دنیا تک تیرا قرآن صحیح طور پر نہیں پہنچا۔ اور قرآن کے بغیر نہ اسلام ہے اور نہ مسلمان کی زندگی۔ تو مجھے پھر سے توفیق بخش کہ میں قرآن کے بقیہ حصہ کی تفسیر کر دوں۔ اور دنیا پھر ایک لمبے عرصہ کے لئے قرآن شریف سے واقف ہو جائے۔ اس پر عامل ہو جائے۔ اور اس کی عاشق ہو جائے۔"

(الفضل ۱۰ ؍اپریل ۱۹۵۵ء)

غور فرمایئے آپ بیماری کے سخت حملہ کی وجہ سے بغرض علاج یورپ تشریف لے جا رہے ہیں۔ ہمارے جیسا کوئی کم حوصلہ انسان ہوتا۔ تو وہ کیا دعا مانگتا؟ کہ اے خدا تعالیٰ مجھے شفا دے۔ مجھے اس تکلیف سے جلد از جلد شفا عطا فرما۔ زیادہ سے زیادہ یہ دعا ہے۔ جو ایک بیمار انسان کے دل سے نکل سکتی ہے۔

آپ نے سنا ہوگا۔ کہ اکثر منکرین خدا بھی جب بیمار ہوتے ہیں۔ تو مجبوراً صحت کے لئے اللہ تعالیٰ کا نام لینے لگتے ہیں۔ مگر وہ انسان جس نے اپنی تمام پرائیویٹ اور پبلک زندگی اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرنے میں صرف کی ہو۔ جس نے اٹھتے بیٹھتے۔ لیٹے۔ چلتے پھرتے ذکر الٰہی کو معمول بنایا ہو۔ جس نے کھانا بھی اللہ تعالیٰ کے کام کے واسطے کھایا ہو۔ اور ہاتھ پاؤں بھی اللہ تعالیٰ کے واسطے دھوئے ہوں۔ جس نے ایک ایک قدم اللہ تعالیٰ کا نام لے کر اٹھایا ہو۔ جس نے اپنا لمحہ لمحہ توحید باری تعالیٰ اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرچم اونچا سے اونچا کرنے کے لئے وقف کر دیا ہو جس نے نماز سے لے کر لباس پہننے تک سب سے ہر ایک کام میں صبغۃ اللہ تیز رفتار رکھا ہو۔ اسی کو بیماری [illegible]

میں لازماً سوا اس کے کیا خیال آ سکتا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا مانگے۔ کہ وہ اس کو توفیق دے۔ کہ قرآن کی تعلیم دنیا میں پھیلا سکے۔ ایسی زندگی کا یہی لازمی نتیجہ ہو سکتا ہے۔

جو انسان اپنی ساری عمر روپیہ جمع کرنے میں خرچ کرتا ہے۔ بیماری میں بھی اسکی وہی ذہنیت ظاہر ہوتی ہے۔ اور اس کے دل میں بیماری میں بھی سود و زیاں کے ہی خیالات گزرتے ہیں۔ ایک سپاہی کو بیماری میں میدانِ جنگ ہی نظر آتا ہے۔ علیٰ ہٰذا القیاس۔ جس ایک دھن میں کسی نے اپنی زندگی گذاری ہو۔ اگر وہ بیمار ہوتا ہے۔ تو بیماری میں بھی اس کو اسی کا دھیان رہتا ہے۔ اس کا شعور اور لاشعور چونکہ ایک رنگ میں رنگا ہوتا ہے۔ اس لئے بے ساختگی کی حالت میں بھی اس کی گذشتہ زندگی کا مضبوط ترین جذبہ ہی اس پر قابو پائے رکھتا ہے۔

ایک سمجھدار انسان جس نے بیمار کو پہلے کبھی نہ دیکھا ہو۔ چند ہی باتوں میں اس کی زندگی کے کوائف کو معلوم کر سکتا ہے۔ اس کے خیالات سے اندازہ کر سکتا ہے۔ کہ کونسے جذبات زیادہ سے زیادہ اس کے ماضی پر اثر انداز رہے ہیں۔ یہ ایسا لمحہ ہوتا ہے۔ کہ انسان کا لاشعور اور شعور ایک ہی چیز بن جاتا ہے۔ یہ وقت ہوتا ہے۔ جب انسان کا اندرونہ ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس کی کئی مثالیں آپ میں سے ہر ایک کو معلوم ہونگی۔

اب ذرا سوچیئے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بیمار ہیں۔ علاج کی خاطر جا رہے ہیں۔ سفر میں ہیں۔ اور آپ دعا فرماتے ہیں :-

"اے خدا ابھی دنیا تک تیرا قرآن صحیح طور پر نہیں پہنچا۔ اور قرآن کے بغیر نہ اسلام ہے۔ اور نہ مسلمان کی زندگی۔ تو مجھے پھر سے توفیق بخش۔ کہ میں قرآن کے بقیہ حصہ کی تفسیر کر دوں۔ اور دنیا پھر ایک لمبے عرصہ کے لئے قرآن شریف سے واقف ہو جائے۔ اس پر عامل ہو جائے اور اس کی عاشق ہو جائے۔"

اس سے کیا ثابت ہے؟ یہ کہ آپ کی رگ رگ میں اسلام اور قرآن کی محبت رچی ہوئی ہے۔ یہ دعا کیا ہے۔ ایک آئینہ ہے۔ جس میں ہم آغاز سے لے کر تا ایندم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تمام زندگی کا نظارہ کر سکتے ہیں۔ ایک ماہر نفسیات آپ کو بتا سکتا ہے۔ کہ آپ کی زندگی کا لمحہ لمحہ کن جذبات کے زیر اثر بسر ہوا ہے۔ یہ وہ عالم ہے جب تصنع کے پردے خود بخود اتر جاتے ہیں۔ اور انسان کا باطن عریاں ہو کر سامنے آ جاتا ہے۔

یہ محض قیاس نہیں ہے۔ آپ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اس دعا کے الفاظ کو لے کر حضور کی عملی زندگی کا مطالعہ فرمائیں تو آپ کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے وقت ظاہر ہوا ہے۔ آپ کی زندگی کے ٹھوس حقائق لفظ لفظ کی تائید کرتے ہیں۔ حضور کے خطبات تصانیف کیا ہیں؟ قرآن کریم کی تفسیر ہی تو ہیں۔ پھر حضور کی عملی زندگی کیا ہے؟ کیا اللہ تعالیٰ کے احکام کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے کی ایک بولتی ہوئی تفسیر نہیں ہے؟ کیا خیبر میل میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعا میں بجلی کی سی روشنیوں کے ساتھ حضور کی زندگی کا خلاصہ جس میں تفصیل جھلکتی ہے نہیں جگمگانے لگتا؟

یہ سب کچھ صحیح ہے۔ مگر کون دوست نہیں جانتا۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے باقاعدہ آیہ بر آیہ سورہ بہ سورہ بھی قرآن کریم کی تفسیر شروع کی ہوئی ہے جس کی کئی جلدیں اب تک شائع ہو چکی ہیں۔ اور احباب کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہو رہی ہے۔ حضور کا اشارہ قرآن کریم کی اس تفسیر کی طرف ہے۔ حضور کی عظیم خواہش جس نے دعا کی صورت اختیار کر لی ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اس تفسیر کی تکمیل کی توفیق دے۔ کتنی عظیم اور کتنی عمیق خواہش ہے۔ جو حضور کے دل کی گہرائیوں میں بے چین ہو رہی ہے۔ جو بیماری میں بھی دعا کی صورت اختیار کر گئی ہے۔

یہ خواہش جو حضور کے رگ و پے پر حاوی ہو رہی ہے۔ یہ ہے کہ دنیا قرآن کریم کی صحیح تعلیم کو حاصل کرے۔ تا کہ وہ عظیم الشان انقلاب جو اللہ تعالیٰ قرآن کریم کے ذریعہ لانا چاہتا ہے۔ اس کی بنیادیں مستحکم ہو جائیں۔ اور ہمیں یقین ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ضرور حضور کو توفیق عطا کرے گا۔ کہ وہ اپنی اس خواہش کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکیں۔ اس لئے آؤ ہم سب اللہ تعالیٰ کے سامنے جھک جائیں۔ اور دعا کریں کہ اے حکیم و حفیظ خدا جس نے دنیا کی رہنمائی کے لئے اپنے حبیب پاک سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قرآن کریم اس لئے عطا کیا۔ کہ دنیا اس سے رہنمائی پائے۔ جس نے آج تک اس کی لفظی اور معنوی حفاظت کی ہے۔ اے عزیز الحکیم خدا جس نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے دل کے رگ و پے میں قرآن کریم کی اس قدر محبت بھر دی ہے۔ اور اس کی تعلیم کو تمام دنیا میں پھیلانے کی خواہش پیدا کی ہے۔ اے مجیب الدعوات خدا ہماری عاجزانہ دعاؤں کو سن اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کو اتنی طویل زندگی عطا فرما کہ آپ قرآن کریم کی تفسیر کی تکمیل کر لیں۔ اے رحیم و کریم خدا انہیں ایسی صحت عطا فرما۔ کہ وہ اس عظیم کام کو تیرے نام کی تقدیس کیلئے سر انجام دے لیں۔ اے قدیر و حکیم خدا جس طرح تو نے ہم عاجزوں کی دعائیں پہلے بھی بار بار قبول فرمائیں۔ یہ دعا بھی قبول فرما۔ آمین۔

درخواست ہائے دعاء

(۱) کچھ عرصہ سے خاکسار بیمار ہے۔ احباب کرام دعا فرماویں۔ کہ شافی مطلق خدا صحت کامل اور شفائے عاجل عطا فرما کر بقیہ زندگی خدمت سلسلہ اور اشاعت اسلام میں گذارنے کی توفیق بخش کر خاتمہ بالخیر کرے آمین۔ محتاج دعا محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ معرفت احمدیہ ہال ۳ میگزین لین صدر کراچی ۳

(۲) میری نانی صاحبہ اہلیہ مولوی غلام رسول صاحب افغان مقیم ننکانہ صاحب سیڑھیوں سے گر کر زخمی ہو گئی ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلدی صحت کاملہ عطا فرمائے ایم شفیع خاں آشفتہ جیکب آباد۔ سندھ۔

(۳) ہمارے خلاف ایک کیس بنا ہوا ہے۔ احباب دردِ دل سے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ باعزت بری کرے۔ اہلیہ حمید اللہ ملک ملتان چھاؤنی۔

دعائے مغفرت

(۱) میرے بڑے بھائی چودھری محمد صدیق صاحب کا اکلوتا بیٹا تقریباً ڈیڑھ ماہ ٹائیفائڈ سے بیمار رہ کر ۹؍۹؍۵۵ کو صبح تین بجے مولا حقیقی سے جا ملا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ نیز ان کو نعم البدل عطا فرمائے۔ محمد عیسیٰ غوث گڑھی احمد نگر۔

(۲) میری والدہ صاحبہ مکرمہ (اہلیہ شیخ محمد اسماعیل صاحب سوداگر لالہ موسیٰ ضلع گجرات) مورخہ ۱۲ ؍ستمبر ۱۹۵۵ء بروز بدھ وفات پا گئیں۔ مرحومہ نیک اور سلسلہ سے اخلاص رکھنے والی خاتون تھیں۔ بزرگان سلسلہ ہم پسماندگان کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالیٰ صبر کا اعلیٰ نمونہ دکھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مرحومہ کے درجات بلند کرے۔ آمین خاکسار شیخ مظفر احمد اکاؤنٹ کلرک نظارت بیت المال ربوہ۔

(رقم فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ)

احمدیت کا پیغام

(۱)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے آج سے کچھ سال قبل ایک مضمون "احمدیت کا پیغام" رقم فرمایا تھا۔ جس میں نہایت احسن پیرایہ میں مختصر طور پر جماعت احمدیہ کے عقائد بیان کئے گئے ہیں۔ حضور کے اس مضمون کی اہمیت کے پیش نظر ہم اسے افادہ عام کے لئے دوبارہ درج کرتے ہیں۔

احمدیت کیا ہے۔ اور کس غرض سے اس کو قائم کیا گیا ہے؟ یہ ایک سوال ہے جو بہت سے واقفوں اور ناواقفوں کے دلوں میں پیدا ہوتا ہے۔ واقفوں کا مطالعہ زیادہ گہرا ہوتا ہے۔ اور ناواقفوں کے سوالات بہت سطحی ہوتے ہیں۔ بوجہ عدم علم کے بہت سی باتیں وہ اپنے خیال سے ایجاد کر لیتے ہیں اور بہت سی باتوں پر لوگوں سے سن سنا کر یقین کر لیتے ہیں۔ میں پہلے ایسے لوگوں کی واقفیت کے لئے کچھ باتیں کہنی چاہتا ہوں جو عدم علم اور ناواقفیت کی وجہ سے احمدیت کے متعلق مختلف قسم کی غلط فہمیوں میں مبتلا ہیں۔

احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں

ان ناواقفوں میں سے بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں۔ کہ احمدی لوگ کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل نہیں اور احمدیت ایک نیا مذہب ہے۔ یہ لوگ یا تو بعض دوسرے لوگوں کے بہکانے سے یہ عقیدہ رکھتے ہیں یا ان کے دماغ یہ خیال کر کے کہ احمدیت ایک مذہب ہے اور ہر مذہب کے لئے کسی کلمہ کی ضرورت ہے سمجھ بیٹھے ہیں کہ احمدیوں کا بھی کوئی نیا کلمہ ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ نہ احمدیت کوئی نیا مذہب ہے اور نہ مذہب کے لئے کسی کلمہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ بلکہ اس سے بڑھ کر میں یہ کہتا ہوں کہ کلمہ اسلام کے سوا کسی مذہب کی علامت نہیں۔

اسلام کا ایک خاص امتیاز

جس طرح اسلام دوسرے مذاہب سے اپنی کتاب کے لحاظ سے ممتاز ہے اپنے نبی کے لحاظ سے ممتاز ہے اپنی عالمگیری کے لحاظ سے ممتاز ہے۔ اسی طرح اسلام دوسرے مذاہب سے کلمہ کے لحاظ سے بھی ممتاز ہے دوسرے مذاہب کے پاس کتابیں ہیں مگر کلام اللہ سوائے مسلمانوں کے کسی کو نہیں ملا۔ کتاب کے معنے صرف مضمون لکھے ہوئے فرائض لکھے ہیں۔ احکام کے ہیں۔ لیکن کتاب کے مفہوم میں ہرگز یہ بات شامل نہیں کہ اس کے اندر بیان شدہ مضمون کا ایک ایک لفظ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو۔ مگر اسلامی کتاب کا نام کلام اللہ رکھا گیا ہے۔ یعنی اس کا ایک ایک لفظ بھی خدا تعالیٰ کا بیان کردہ ہے۔ جس طرح اس کا مضمون خدا تعالیٰ کا بیان کردہ ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتاب کا مضمون وہی تھا جو خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وہ تعلیم جو دنیا کے سامنے وہ پیش کرتے تھے۔ وہی تھی جو خدا تعالیٰ نے ان کو دی تھی لیکن ان لفظوں میں نہ تھی جو خدا تعالیٰ نے استعمال فرمائے تھے۔ تورات انجیل اور قرآن کو پڑھنے والا اگر اس مضمون کی طرف اس کی توجہ کو پھیر دیا جائے۔ تو دس منٹ کے مطالعہ کے بعد ہی یہ فیصلہ کرے گا کہ تورات اور انجیل کے مضامین خواہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہوں۔ ان کے الفاظ خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ اور اسی طرح وہ یہ بھی فیصلہ کرے گا کہ قرآن کریم کے مضامین بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ اور اس کے الفاظ بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ یا یوں کہہ لو کہ ایک ایسا شخص جو قرآن کریم تورات اور انجیل پر ایمان نہیں رکھتا۔ ان تینوں کتابوں کا چند منٹ مطالعہ کرنے کے بعد اس بات کا اقرار کرنے پر مجبور ہوگا۔ کہ تورات اور انجیل کو پیش کرنے والے گو اس بات کے مدعی ہیں۔ کہ یہ دونوں کتب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہیں لیکن وہ اس بات کے ہرگز مدعی نہیں کہ ان دونوں کتب کا ایک ایک لفظ خدا تعالیٰ کا بولا ہوا ہے۔ مگر قرآن کریم کے متعلق وہ یہ کہنے پر مجبور ہوگا۔ کہ اس کا پیش کرنے والا نہ صرف اس بات کا دعویدار ہے کہ قرآن کریم کا مضمون خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ بلکہ اس بات کا بھی دعویدار ہے کہ قرآن کریم کا ایک ایک لفظ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم نے اپنا نام علاوہ کتاب اللہ کے کلام اللہ بھی رکھا ہے۔ لیکن تورات اور انجیل نے اپنا نام کلام اللہ نہیں رکھا نہ قرآن کریم نے ان کو کلام اللہ کہا ہے۔ پس مسلمان ممتاز ہے دوسرے مذاہب سے اس بات میں کہ دوسرے مذاہب کی مذہبی کتابیں کتاب اللہ تو ہیں۔ لیکن کلام اللہ نہیں۔ لیکن مسلمانوں کی کتاب نہ صرف یہ کہ کتاب اللہ ہے۔ بلکہ کلام اللہ بھی ہے۔

اسلام کی بعض اور خصوصیات

اسی طرح سب ہی مذاہب کی ابتداء انبیاء کی ذات سے ہوئی ہے۔ لیکن کوئی مذہب بھی ایسا نہیں ہے۔ جس نے ایسے نبی کو پیش کیا ہو۔ جو تمام امور دینیہ کی حکمتوں کو بیان کرنے کا مدعی ہو اور جسے بنی نوع انسان کے لئے اسوۂ حسنہ کے طور پر پیش کیا گیا ہو عیسائیت جو سب سے قریب کا مذہب ہے وہ تو مسیح کو ابن اللہ قرار دے کر اس قابل ہی نہیں چھوڑتی۔ کہ اس کے نقش قدم پر کوئی انسان چلے۔ کیونکہ انسان خدا جیسا نہیں ہو سکتا۔ تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بطور اسوۂ حسنہ کے پیش نہیں کرتی۔ نہ تورات اور انجیل حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کو مذہبی حکمتوں کے بیان کرنے کا ذمہ دار قرار دیتی ہیں۔ لیکن قرآن کریم محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق فرماتا ہے۔ یعلمھم الکتاب والحکمۃ (بقرہ ع ۱۵) یہ نبی نہیں احکام الٰہی اور ان کی حکمتیں بتاتا ہے۔ پس اسلام ممتاز ہے اس بات میں کہ اس کا نبی دنیا کے لئے اسوۂ حسنہ بھی ہے اور جبر سے اپنے احکام نہیں منواتا۔ بلکہ جب کوئی حکم دیتا ہے۔ تو اپنے اتباع کے ایمانوں کو مضبوط کرنے اور ان کے جوش کو زیادہ کرنے کے لئے یہ بھی بتاتا ہے کہ اس نے جو احکام دیئے ہیں۔ ان کے اندر ملت افراد امت اور باقی بنی نوع انسان کے لئے کیا کیا فوائد مخفی ہیں اسی طرح اسلام ممتاز ہے دوسرے مذاہب سے اپنی تعلیم کے لحاظ سے اسلام کی تعلیم چھوٹے اور بڑے غریب اور امیر عورت اور مرد مشرقی اور مغربی کمزور اور طاقتور حاکم اور رعایا آقا اور مزدور، خاوند اور بیوی ماں باپ اور اولاد بائع اور مشتری ہمسائے اور مسافر سب کے لئے راحت امن اور ترقی کا پیغام ہے۔ وہ بنی نوع انسان میں سے کسی گروہ کو اپنے خطاب سے محروم نہیں کرتی۔ وہ اگلی اور پچھلی تمام اقوام کے لئے ایک ہدایت نامہ ہے۔ جس طرح عالم الغیب خدا کی نظر چھپے ہوئے ذروں پر بھی پڑتی ہے اور آسمان میں چمکنے ہوئے ستاروں پر بھی اسی طرح مسلمانوں کی مذہبی تعلیم غریب سے غریب اور کمزور سے کمزور انسانوں کی ضرورتوں کو بھی پورا کرتی ہے اور امیر سے امیر اور قوی سے قوی انسانوں کی احتیاجوں کو بھی دور کرتی ہے

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محبت الٰہی اور بنی نوع انسان کی سچی خدمت کو اپنا شعار بناؤ

"اس جگہ اس وصیت کا لکھنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہر شخص اپنے بھائی سے بکمال ہمدردی و محبت پیش آوے اور حقیقی بھائیوں سے بڑھ کر ان کی قدر کرے۔ ان سے جلد صلح کر لیوے اور دلی غبار کو دور کر دیوے اور صاف باطن ہو جاوے اور ہرگز ایک ذرہ کینہ اور بغض ان سے نہ رکھے۔ لیکن اگر کوئی عمداً ان شرائط کی خلاف ورزی کرے۔ جو اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں مندرج ہیں۔ اور اپنی بیباکانہ حرکات سے باز نہ آوے۔ تو وہ اس سلسلہ سے خارج شمار کیا جاوے گا۔ یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کے لئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے اور ان کا اتفاق اسلام کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ ببرکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے اسلام کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں اور ایک کاہل اور بخیل و بے مصرف مسلمان نہ ہوں اور نہ ان نالائق لوگوں کی طرح جنہوں نے اپنے تفرقہ و نااتفاقی کی وجہ سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا ہے۔ اور اس کے خوبصورت چہرہ کو فاسقانہ حالتوں سے داغ لگا دیا ہے اور نہ ایسے غافل درویشوں اور گوشہ گزینوں کی طرح جن کو اسلامی ضرورتوں کی کچھ بھی خبر نہیں اور اپنے بھائیوں کی ہمدردی سے کچھ غرض نہیں اور بنی نوع کی بھلائی کے لئے کچھ جوش نہیں۔ بلکہ وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں۔ اور اسلامی کاموں کے انجام دینے کیلئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو تیار ہوں اور تمامتر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر ایک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔"

(منقول از ازالہ اوہام [illegible])

بھی دریافت کئے اور مزید معلومات حاصل کرنے کیلئے مشن ہاؤس آنے کا وعدہ کیا۔ چنانچہ ان میں سے بعض طلباء مشن ہاؤس بھی آئے۔ انہیں سلسلہ کے متعلق عام معلومات کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" بھی برائے مطالعہ دی گئی۔ اس تقریب کی صدارت لیگس کے ایک مسلمان بیرسٹر نے کی

کینیڈا کے طلباء کی مشن ہاؤس میں آمد

کینیڈا کی مختلف یونیورسٹیوں سے پانچ طلباء گورنمنٹ کے خرچ پر ویسٹ افریقہ کا دورہ کر رہے تھے۔ ایک پریس پارٹی کے موقعہ پر ان طلباء سے ہماری ملاقات ہوئی۔ اور انہوں نے احمدیت کے متعلق مختلف سوالات پوچھے۔ جماعت کے متعلق مزید معلومات بہم پہنچانے اور سلسلہ کے لٹریچر سے آگاہ کرنے کے لئے انہیں مشن ہاؤس آنے کی دعوت دی گئی۔ جو انہوں نے بخوشی قبول کی۔ ان کی مشن ہاؤس میں آمد پر انہیں اخبار Truth دکھایا گیا۔ سلسلہ کے عام لٹریچر کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کے پانچ نسخے بھی دئے گئے

جماعت کے ایک دوست کی لندن کو روانگی

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے سفر یورپ کے دوران میں۔ جماعت نائیجیریا نے فیصلہ کیا کہ حضور ایدہ اللہ کی زیارت کے لئے کسی دوست کو لندن بھیجا جائے۔ چنانچہ اس کے لئے جماعت کے وائس پریذیڈنٹ مسٹر A. G. Kuku کا نام منتخب کیا گیا۔

مسٹر کوکو ۵ اگست کو لندن روانہ ہوئے ان کے ذریعہ جماعت نے حضور کے لئے دو عدد Cannon اور ایک سوٹ بطور نذرانہ بھیجی یہ Cannon اور سوٹ نائیجیریا کے تیار شدہ تھے اس کے ساتھ ہی ایک خط کے ذریعہ حضور سے استدعا کی گئی کہ اگر حضور ازراہ کرم اپنی سوٹی بطور تبرک جماعت نائیجیریا کو عنایت فرمائیں۔ تو حضور کی بہت ذرہ نوازی ہوگی جب ۱۰ اگست کو مسٹر کوکو لندن پہنچے اور حضور سے ملاقات کی اور ساتھ ہی جماعت کا خط بھی پیش کیا تو حضور نے اسی وقت اپنی سوٹی مسٹر کوکو کو مرحمت فرمائی۔ نائیجیریا جماعت حضور کے اس احسان کی بہت ہی شکر گذار ہے۔ مسٹر کوکو ستمبر میں واپس آ رہے ہیں۔ ساری جماعت چشم براہ ہے کہ حضور ایدہ اللہ کے اس تبرک کو جلد از جلد دیکھنے کی سعادت حاصل کرے۔ حضور کی یہ شفقت ہم سب کے لئے ازدیاد ایمان

کا باعث ہے

احمدیہ مشنریز انٹرنیشنل کانفرنس

یورپ امریکہ اور ویسٹ افریقہ کے مبلغین کی کانفرنس جو ۲۲-۲۳-۲۴ جولائی کو لندن میں ہوئی میں شرکت کے لئے مکرم نسیم سیفی صاحب ۱۹ جولائی کو بذریعہ ہوائی جہاز لندن روانہ ہوئے۔ آپ نے کانفرنس میں شمولیت کے علاوہ لندن کی بعض نیوز ایجنسیوں و اخبارات کے دفاتر اور بعض دیگر فرموں کے مالکان سے بھی ملاقات کی۔ آپ ۹ اگست کو واپس لیگس تشریف لائے۔

آپ کی آمد پر تعلیم الاسلام احمدیہ سکول لیگس کے سکاؤٹ طلباء نے ایک کیمپ فائر منایا جس میں کمشنر آف سکاؤٹس۔ سیکرٹری سکاؤٹس یونین کے علاوہ لیگس کی اہم اور بڑی بڑی شخصیتوں نے شرکت کی۔ اگرچہ اس وقت تک ہمارے سکول کے سکاؤٹس گورنمنٹ کی طرف سے Approve نہ ہوئے تھے۔ لیکن اس موقعہ پر طلباء نے ایسا اچھا پارٹ ادا کیا کہ کیمپ فائر کے موقعہ پر ہی گورنمنٹ کے آفیسر نے ہمارے سکاؤٹس کو Approve کر دیا۔ یہ کیمپ مکرمی نسیم سیفی صاحب کی بخیریت واپسی اور رئیس التبلیغ مغربی افریقہ کے عہدہ پر فائز ہونے کے اعزاز میں منایا گیا تھا۔

براڈکاسٹنگ کمیٹی

کچھ عرصہ سے براڈکاسٹنگ سروس مسلمانوں کی طرف خاص توجہ دے رہی ہے۔ چنانچہ اس سال عید کے موقعہ پر عید کا خطبہ اور تکبیرات وغیرہ ریڈیو پر نشر کئے گئے تھے۔ اب براڈکاسٹنگ سروس کا ارادہ ہے کہ جمعہ کے خطبات بھی ریڈیو پر نشر کئے جائیں اس میٹنگ پر فیصلہ ہوا۔ کہ چونکہ مسلمانوں کے بہت سے فرقے ہیں اسلئے صرف ایک مسجد سے خطبہ جمعہ نشر کرنے کی بجائے تمام فرقوں کو باری باری موقعہ دیا جائے۔ اس فیصلہ کے بعد امید ہے اب ہماری جماعت کے خطبات بھی ریڈیو پر نشر کئے جایا کریں گے۔ چونکہ یہاں پر مسلمان بالعموم خطبہ عربی زبان میں پڑھتے ہیں۔ جس کا سمجھنا بہت سے لوگوں کے لئے مشکل امر ہے۔ اسلئے امید ہے ہمارے خطبات انشاء اللہ العزیز پبلک کے لئے بہت ہی مفید رہیں گے۔

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

سالانہ اجتماع اور ہماری ذمہ واریاں

چندہ سالانہ اجتماع سالانہ اجتماع کے انتظامات شروع ہو چکے ہیں اور ان کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔ سالانہ اجتماع کا چندہ وصولی کے ساتھ ساتھ مرکز میں بھجواتے رہنا ضروری ہے ورنہ انتظامات کی تیاری پر اس کا اثر پڑتا ہے۔ سالانہ اجتماع کا چندہ ہر خادم کے لئے ادا کرنا ضروری ہے خواہ وہ اجتماع میں شامل ہو رہا ہو یا نہ ہو رہا ہو۔

چندہ اجتماع کی شرح حسب ذیل ہے ہر خادم کم از کم ایک روپیہ چندہ سالانہ اجتماع ادا کرے گا لیکن ۷۵ روپے سے زائد ماہوار آمد رکھنے والے خدام کی شرح چندہ حسب ذیل ہوگی: ۷۶ سے ۱۵۰ روپے ماہوار آمد رکھنے والے خدام سے ڈیڑھ روپیہ ۱۵۰ سے ۲۰۰ روپے " " " " دو روپے ۲۰۰ سے زائد ماہوار آمد رکھنے والے خدام سے ہر سو یا ہر سو کے کسر پر ایک روپیہ اور۔ نوٹ:۔ صدر کو اختیار ہوگا کہ قائد کی سفارش پر غیر مستطیع خدام کو یہ چندہ معاف یا کم کر دیں

علمی مقابلے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر مندرجہ ذیل علمی مقابلے ہوں گے:۔ (۱) حفظ قرآن مجید (۲) ترجمہ قرآن مجید (۳) مطالعہ کتب احادیث (۴) مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام (۵) عام دینی معلومات (۶) تقریری مقابلہ (۷) مضمون نویسی کا مقابلہ۔ ان مقابلوں میں شمولیت کے لئے تین معیار ہوں گے (۱) بی اے (۲) مولوی فاضل (۳) متوسط

تقریری مقابلوں کے عنوان

۱۔ خدمت خلق
۲۔ برکات خلافت
۳۔ رحمۃ للعالمین
۴۔ مصلح موعود
۵۔ خدام الاحمدیہ کے قیام کی غرض
۶۔ اچھا شہری

تحریری مقابلوں کے عنوان

۱۔ اسلامی معاشرہ
۲۔ پردہ
۳۔ خدام الاحمدیہ کی بہبودی کی تجاویز
۴۔ حقیقی اخلاق کی بنیاد مذہب پر ہے
۵۔ انیسویں صدی میں مسلمانوں کی سیاست کے زوال کے اسباب
۶۔ موجودہ حالات میں تبلیغ کے مؤثر ذرائع

جملہ خدام ان کی تیاری کریں۔ اجتماع سے قبل اپنے ضلع کی مجالس کے درمیان تقریری اور تحریری مضامین کے مقابلے کر لیں۔ ہر ضلع میں سے صرف ایک خادم لیا جائے گا۔ ان مقابلوں شمولیت کے لئے ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۵ء تک نام مرکز میں آجانے ضروری ہیں۔ اس کے بعد آنے والے ناموں کو نہیں لیا جائے گا

ورزشی مقابلے سالانہ اجتماع ۱۹۵۵ء کے موقع پر مندرجہ ذیل اجتماعی اور انفرادی ورزشی مقابلے ہوں گے۔

(۱) اجتماعی مقابلے:۔ کبڈی فٹ بال۔ والی بال۔ میرو ڈبہ

(۲) انفرادی مقابلے:۔ دوڑیں ۱۰۰ گز۔ ۲۲۰ گز۔ ۴۴۰ گز۔ کراس کنٹری۔ لمبی اور اونچی چھلانگ۔ گولہ پھینکنا۔ کلائی پکڑنا۔ مشاہدہ معائنہ؛ (۳) ذہانت کا پرچہ

قواعد حسب ذیل ہوں گے

(۱) کھیلوں میں صرف وہ خدام حصہ لے سکیں گے جو باقاعدہ اجتماع میں شامل ہوں گے۔

(۲) جس مجلس کی ٹیم مقابلہ میں حصہ لے رہی ہو۔ اس مجلس کا کوئی کھلاڑی دوسری مجلس کی ٹیم میں شامل نہ ہو سکے گا۔

(۳) جن مجالس سے کوئی ٹیم مقابلہ جات میں حصہ نہ لے رہی ہو ان کے کھلاڑی منتظم صاحب ورزشی مقابلوں کی تحریری اجازت سے دوسری مجالس کی ٹیموں میں شامل ہو کر کھیلنے کے مجاز ہوں گے۔ سوائے قادیان کے کھلاڑیوں کے جن کو ربوہ کی ٹیموں میں شامل ہونا ہوگا۔ لیکن اس کا فیصلہ قائدین متعلقہ کو اجتماع سے قبل کرنا ہوگا۔ جس کی اطلاع مرکزی دفتر میں آنی ضروری ہے

(۴) سوائے ربوہ کی مجلس کے کسی مجلس کو کسی ایک مقابلہ میں ایک سے زیادہ ٹیمیں بھیجنے کی اجازت نہ ہوگی۔ مجلس ربوہ فٹ بال۔ والی بال اور میرو ڈبہ میں دو ٹیمیں بھجوا سکے گی۔

(۵) Drawn میچوں کی صورت میں فیصلہ قرعہ اندازی سے ہوگا۔

ان مقابلوں (انفرادی اور اجتماعی) میں شامل ہونے والے خدام کے نام ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۵ء تک مرکز میں پہنچ جانے ضروری ہیں۔ اس کے بعد آنے والے ناموں کو سوائے نائب صدر صاحب کی خاص اجازت کے کسی مقابلے میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

(نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ
ربوہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کا ذکرِ خیر

حیاتِ نور کا ایک ورق

از مکرم میاں عبدالوہاب صاحب عمر جودھامل بلڈنگ لاہور

میاں عبدالغفار صاحب جراح نے بیان کیا۔

میرے والد حاجی غلام رسول صاحب حجام قلعہ بھنگیاں کوچہ کلکتیاں اندرون لاہوری گیٹ امرتسر کے رہنے والے تھے، انہوں نے ۱۸۹۲ء کے قریب بیعت کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مقدمات کے سلسلہ میں گورداسپور تشریف لے جاتے تھے۔ تو آپ کھانا پکاتے تھے۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لائے۔ کرسیاں بچھی ہوئی تھیں۔ مگر آپؑ چٹائی پر بیٹھ گئے۔ جب قناتیں لگائی جائیں۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی ساتھ لگواتے۔ حضور کو کافی پسینہ آ گیا۔ حاجی غلام رسول نے کہا۔ حضور پسینہ پوچھ کر یہ کرتہ مجھے دیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان کی یہ بات مان لی۔ اور پسینہ پوچھ کر کرتہ دے دیا۔ اس کے ساتھ ایک دوسرا کرتہ اور پگڑی بھی دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہا۔ میاں غلام رسول۔ مقدمات میں اکثر آنا ہوتا ہے۔ اگر آپ کھانا پکانے کی ذمہ داری لیں۔ تو میں اہل وعیال کو بھی لے آیا کروں۔ کیا تم برداشت کر سکتے ہو۔ میاں غلام رسول نے جواب دیا۔ میرے جان ودل آپ پر فدا ہوں۔ میں کیوں نہ برداشت کروں گا۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کہا۔ وہ کھانا دکھاؤ جو وکیلوں کے لئے پکایا ہے۔ حاجی صاحب نے تھوڑا سا ڈھکنا کھول کر دکھایا۔ آپؑ نے فرمایا۔ پورا ڈھکنا کھول دو۔ پھر آپ نے فرمایا۔ وکلاء کے لئے جو کھانا پکاؤ۔ اس میں گھی زیادہ ہونا چاہیئے۔ پھر زیادہ گھی ڈلوایا۔ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے پھولوں کے ہار لاتے۔ جب حضور ان کو اتارتے۔ تو حاجی صاحب ان کو رکھ لیتے۔ حضور کے کپڑے اور یہ ہار میاں عبدالغفار رکھتے ہیں۔ کہ اب تک میرے پاس موجود ہیں۔ ۱۹۴۷ء کے فسادات میں میاں عبدالغفار صاحب کا جوان بیٹا آپ کے سامنے قتل ہو گیا۔ مگر آپ ان تبرکات کو بچا کر لے آئے۔ آپ کے پاس ۱۹۰۲ء کی حضرت خلیفۃ المسیح اول رضؓ کی ایک تصویر بھی ہے۔ حضور کی گود میں حضور کا ایک بچہ بھی بیٹھا ہے۔ حضور ننگے پاؤں ہیں۔ اور کرسی پر تشریف فرما ہیں۔ گود میں مولوی عبدالحی صاحب (مرحوم) بیٹھے ہیں۔ میاں غلام رسول صاحب نے اپنے والد سے یہ تصویر لے لی۔

اس عاجز نے اس تصویر کا بلاک بنوا کر اس کو آرٹ پیپر پر شائع کیا تھا۔ آپ کے پاس حضرت خلیفہ اول رضؓ اور مولوی عبدالکریم صاحبؓ کے دیگر خطوط بھی تھے۔ حاجی غلام رسول صاحب نے اپنے لڑکے عبدالغفار کو پڑھنے کے لئے ۱۹۰۲ء میں قادیان بھیجا۔ میاں عبدالغفار کہتے ہیں۔ اس وقت میری عمر بارہ تیرہ سال تھی۔ اس وقت حضرت اماں جیؓ کو ابھی روٹی پکانی نہ آتی تھی۔ اس لئے میں کبھی لنگر سے کھانا کھاتا۔ کبھی حضرت اماں جیؓ کو کہتا۔ مجھے بھوک لگی ہے۔ آپ فرمائیں: گھی رکھا ہے۔ انڈا پکالو۔ اس وقت ایک پیسہ میں انڈا ملتا تھا۔ میں خوب گھی ڈال کر انڈا پکا لیتا۔ میاں عبدالغفار کہتے ہیں۔ میں بہت خوش قسمت انسان ہوں۔ ان پاک انسانوں میں مجھے تربیت پانے کا موقع ملا۔ اس نیکی کی بدولت آج بھی شادمانی کی زندگی بسر کرتا ہوں۔ بفضلہ تعالیٰ میری اولاد بھی نیک ہے۔

ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول رضؓ درس دے رہے تھے۔ مولوی عبدالحی صاحب نے جا کر آپ کو پکڑ لیا۔ آپ نے فرمایا۔ بیٹا ہم درس دینے لگے ہیں۔ مولوی عبدالحی صاحب نے کہا۔ ابا مجھے جوتی لے دیں۔ حضور نے مولوی غلام محمدؐ صاحب کو کہا۔ ان کو جوتی لے دیں۔ مولوی عبدالحی صاحب نے کہا۔ عبدالغفار کو بھی۔ آپ نے فرمایا۔ عبدالغفار کو بھی جوتی لے دیں۔ میاں عبدالغفار کہتے ہیں۔ میرے پاس آگے ہی جوتی موجود تھی۔ مگر مولوی عبدالحی صاحب کے اصرار کی وجہ سے میں نے اس وقت تو جوتی لے لی۔ مگر بعد میں دوکاندار کو واپس کر دی۔ میاں عبدالغفار کہتے ہیں۔ کہ مولوی غلام محمدؐ صاحب امرتسری مرحوم حضور کے پرائیویٹ سیکرٹری کے فرائض سرانجام دیتے تھے۔ بہت فرشتہ خصلت انسان تھے ایک دفعہ حضرت خلیفہ اول رضؓ نے مجھے داخل کرنے کے لئے بورڈنگ ہاؤس بھیجا۔ اس زمانے میں بورڈنگ ہاؤس مدرسہ احمدیہ والی جگہ ہوتا تھا۔ مولوی غلام محمدؐ صاحب مجھے ڈاکٹر عبداللہ کے پاس لے گئے، جو اس زمانہ میں سپرنٹنڈنٹ تھے، وہ اس وقت موجود نہ تھے۔ مولوی غلام محمدؐ صاحب مجھے بورڈنگ میں بٹھا کر چلے گئے۔ ڈاکٹر عبداللہ صاحب آئے۔ انہوں نے پوچھا کس طرح آئے ہو۔ میں نے کہا۔ مولوی صاحب نے (یعنی حضرت خلیفہ اول رضؓ۔ آپ اس زمانہ میں خلیفہ نہ تھے) بھیجا ہے۔ انہوں نے کہا۔ فیس لے کر آؤ۔ میں آیا۔ اس وقت حضور مطب میں تشریف رکھتے تھے۔ حضور کا قاعدہ تھا۔ کہ مطب میں آکر پہلے سر جھکا کر ہاتھ ماتھے پر رکھ کر دعا کرتے تھے۔ پھر مریض دیکھ کر نسخہ تجویز کر دیتے تھے۔ جو زیادہ بیمار ہوتے ان کو حکم دیتے تھے۔ کہ کل قارورہ لے کر آؤ۔ بعض مریضوں کو دیکھ کر طالب علموں سے پوچھتے اس کو کیا مرض ہے۔

مجھے بورڈنگ ہاؤس میں داخل نہ ہونے کا بہت غصہ تھا۔ جس طرح بچے باپ کو پکڑ لیتے ہیں۔ میں نے پیچھے سے آکر حضور کے کندھے پکڑ لئے۔ آپ نے محبت سے پوچھا۔ بیٹے کیا بات ہے۔ میں نے رو کر کہا۔ حضور ڈاکٹر عبداللہ صاحب نے مجھے داخل نہیں کیا۔ اور کہا۔ کہ پہلے فیس لاؤ۔ حضور نے فرمایا۔ یہ ہمارے دوست کا لڑکا ہے۔ بچوں کے جذبات کا خیال رکھنا چاہیئے۔ فیس ہم سے منگوا لیتے۔ پھر مولوی غلام محمدؐ صاحب سے کہا۔ کہ آئندہ ہم بھی فیس لیا کریں گے۔ بورڈنگ کے لڑکوں پر۔ انجمن کے ملازمین پر۔ نواب محمد علی خاں صاحب۔ مولوی محمد علی صاحب سب پر آمد کے لحاظ سے فیس لگ گئی۔ صرف چند لوگ مستثنیٰ کئے گئے۔ جن میں مفتی محمد صادق صاحب بھی تھے۔۔ غرض مریضوں کی کثرت ہو گئی۔ دن بھر میں بہت سے روپے اکٹھے ہو گئے۔ مجھے فرمایا۔ یہ روپے اٹھا لو۔ وہ اچھی خاصی بوجھل تھیلی بن گئی تھی۔ فرمایا۔ یہ تمہاری فیس ہے۔

ایک دفعہ حضور مطب سے گھر جا رہے تھے۔ کتابیں ہاتھ میں تھیں۔ میں راستہ میں شیخ غلام احمدؐ صاحب نو مسلم کی دوکان پر دودھ پی رہا تھا۔ حضور نے مجھے دیکھا۔ اور میں نے حضور کو۔ گھر جا کر آپ نے مولوی غلام محمدؐ صاحب کو کہا۔ عبدالغفار دوکان پر بیٹھ کر دودھ پی رہا ہے۔ جب وہ دودھ پی لے۔ اس کو کان سے پکڑ کر میرے پاس لے آنا۔ مولوی غلام محمدؐ صاحب میرے پاس آکر کھڑے ہو گئے۔ جب میں دودھ پی چکا۔ تو آپ نے میرے کان پکڑ لئے اور کہا چلو۔ مولوی صاحب بلاتے ہیں۔ میں اس حال میں حضور کے گھر پہنچا۔ آپ نے فرمایا۔ تم نے یہ پیسے کہاں سے لئے۔ میں نے کہا۔ چار آنے میرے والد نے ڈاکٹر عبیداللہ صاحب کے ہاتھ بھیجے تھے۔ آپ نے فرمایا۔ اور بھی پیسے تمہارے پاس ہیں۔ میں نے عرض کیا۔ جی ہاں۔ آپ نے سب پیسے مجھ سے لے لئے۔ اور فرمایا۔ طالب علموں کو اپنے پاس پیسے نہیں رکھنے چاہئیں۔ پھر مجھ سے پوچھا۔ ہمارے گھر میں کتنا دودھ آتا ہے میں نے کہا۔ کافی مقدار میں آتا ہے۔ بلکہ بعض دفعہ ضائع بھی ہو جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ تم بازار بیٹھ کر دودھ نہ پیا کرو۔ آئندہ ہمارے گھر دودھ پیا کرو۔ اور میرے والد کو لکھ دیا۔ آئندہ غلام رسول کو کوئی خرچ نہ بھیجا کرو۔

دے اسے تو عمرؔ و دولتؔ دور کر دے ہر بلا

اُفقِ مغرب سے نکل کر سوئے مشرق چل پڑا
مرحبا۔ اے اہلِ یورپ تم نے وہ دیکھا ہی نور
ہو مبارک آج تم کو اے عزیزانِ وطن
مصلح موعود ہے۔ اللہ کا محبوب ہے
آؤ مل کر گیت گائیں اس خدا کی حمد کے
اپنے جسم و روح و جان و دل کو کردیں سجدہ ریز
اے خدا اے محسن و ربّ و رحیم و مہرباں

نیرِ اسلام جس کا نور ہے نورِ خدا
جس کی اک سیمیں جھلک پر ایک عالم مر مٹا
تم میں وہ دلبر وہ پھر فضلِ عمر ہے آ رہا
ہے بشیر الدین وہ محمود ہے مردِ خدا
جس کے ہی لطف و کرم سے اس نے پائی ہی شفا
سجدۂ شکرانِ نعمت مومنوں پر ہی بجا
دے اسے تو عمرؔ و دولتؔ دور کر دے ہر بلا

رکھ اسے تو عافیت میں ساری قومیں جب تلک
پا نہ لیں دستِ مسیحائی سے اس کے وہ شفا

(فضل الٰہی انوری بی۔ ایس۔ سی شاہد دار البرکات ربوہ)

درخواست دعا: میرا چھوٹا بھائی بہت عرصہ سے دمہ کی بیماری میں مبتلا ہے احباب کی دعاؤں سے اب خدا تعالیٰ کے فضل سے کچھ افاقہ ہے۔ مگر بیماری کا کافی حصہ ابھی باقی ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ اس کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ رانا محمد الدین گول بازار ربوہ

تحریک جدید کا بقایا ادا کرنے کیلئے زمین رہن رکھ دی

تحریک جدید کے انیس سالہ بقایا داران کے لئے ۱۰ اکتوبر ۵۵ء تک مہلت کا اعلان کیا گیا تھا کہ احباب اپنے بقائے صاف کر کے اپنے نام درج فہرست کروالیں۔ اور دفتر سے اس کی تصدیق حاصل کریں۔ بقایا داران کا ایک حصہ اس جدوجہد میں ہے کہ وہ اس مدت کے اندر اپنا حساب بے باق کریں۔ بعض بقایا داران کو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ رویا میں دکھائے گئے تو حضور نے ان سے فرمایا کہ۔ تحریک جدید میں شامل رہو۔ چنانچہ ضلع سیالکوٹ کے ایک دوست جن پر کئی سال کا بقایا تھا دوران کو کئی خطوط کے ذریعہ اطلاع دی گئی تھی۔ انہوں نے آخر کار اپنی زمین رہن رکھ کر روپیہ حاصل کیا اور خود دفتر میں اپنا بقایا -/۲۱۰ روپے داخل کرنے کے لئے تشریف لائے۔ تو انہوں نے ذیل کے اپنے دو رویا بیان کئے۔

(۱) حضور کے سفر یورپ کے دوران میں میں نے دیکھا کہ حضور فرماتے ہیں۔ "مجھے انیس روپیہ دیدو۔ میں نے عرض کیا حضور انیس کیا میں انیس سو حاضر کر سکتا ہوں۔ آپ نے فرمایا وہ بعد میں دیکھا جائے گا۔ مجھے انیس روپیہ دیدو"۔

(۲) میں نے دیکھا۔ حضور فرماتے ہیں۔ "اگر آپ تحریک جدید کے ممبر رہتے تو آپ کو فائدہ ہوتا میں نے عرض کیا حضور مجھ کو کس نے تحریک جدید کی ممبری سے خارج کیا ہے۔ حضور نے فرمایا مجھے کیا پتہ ہے"۔

چنانچہ انہوں نے نہ صرف انیس سال تک کا اپنا بقایا ادا کر کے نام درج فہرست کرایا بلکہ اکیسویں سال تک شمولیت اختیار کی۔

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں:۔

"تحریک جدید میں حصہ لینے والوں کو یاد رہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی سے ثابت ہے کہ اللہ تعالےٰ ایک جماعت خدمت دین کرنے والوں کی تیار کرنا چاہتا ہے۔ اور کئی لوگوں کی خوابوں سے اس کی تائید ہو چکی ہے اور سینکڑوں کو اس کے متعلق الہامات ہو چکے ہیں۔ پس جو لوگ باوجود طاقت کے پیچھے رہیں یہ ان کی بدنصیبی ہو گی۔ پس ہر شخص جو تھوڑا یا بہت حصہ لے سکتا ہے مگر نہیں لیتا اس کی بدقسمتی میں کوئی شبہ نہیں"۔

تحریک جدید میں شامل ہونا ہر احمدی کا فرض ہے اور وہ جو ۱۹۳۴ء سے متواتر چندہ دیتے رہے ہیں اب ان کی انیس سالہ فہرست اشاعت کے لئے بن رہی ہے۔ اگر کسی کا کسی سال کا بقایا ہو جس کی آخر کو دفتر اطلاع بھی دے چکا ہے تو وہ اب بقایا ادا کر کے اپنا نام فہرست میں درج کرالیں۔ اور پھر بقایا ادا کر کے دفتر سے نام درج فہرست ہونے کی تصدیق بھی حاصل کر لیں۔ مگر بقایا دار احباب دس اکتوبر تک اپنے بقائے مرکز میں داخل کرنے کی پوری کوشش کریں۔ غالباً اس کے بعد مزید مہلت نہ مل سکے گی۔

وکیل المال تحریک جدید

کیا آپ کو رپورٹ فارم مل گئے ہیں؟

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو مجلس مرکزیہ کی طرف سے پندرہ روزہ وقف کی رپورٹ کے فارم بھجوائے گئے ہیں جو بعد تکمیل ۱۰ اکتوبر ۵۵ء تک مرکز کو واپس کرنے ضروری ہیں۔ اگر کسی مجلس کو تا حال مذکورہ فارم نہ ملے ہوں تو وہ فوراً دفتر مجلس مرکزیہ سے منگوا لے۔ مبادا ایسی مجلس کی مساعی سالانہ اجتماع میں صفر کے طور پر پیش ہو جائے۔

مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

حضور کی صحت کیلئے اجتماعی دعا اور صدقہ

جماعت احمدیہ اسماعیلہ نے مؤرخہ ۲۸ ۵۵ء بروز اتوار ایک بکرا صدقہ کیا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی کامل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کی گئی

محمد رفیق کھوکھر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ موضع اسماعیلہ۔ ضلع مردان (سرحد)

درخواست دعاء

۲۰ ستمبر کو خاکسار کا بچہ حفیظ احمد عمر ایک سال [illegible] دو دن بخار سے بیمار رہ کر فوت ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالےٰ ہمارے قلب حزین کو تسکین اور صبر دے آمین
دوسرا لڑکا بوجہ بخار بیمار ہے اس کی شفایابی کیلئے دعا فرمائیں (ملک) ممتاز علی دار الصدر ربوہ

انصار اللہ کا پہلا سالانہ اجتماع پاکستان میں

زعماء صاحبان انصار اللہ کو ضروری اطلاع

پیشتر ازیں بیرونی مجالس انصار اللہ سے مشورہ طلب کیا گیا تھا کہ انصار کا سالانہ اجتماع کب ہو؟ چنانچہ بیرونی آراء جو اس بارہ میں موصول ہوئی تھیں۔ مرکزیہ مجلس انصار اللہ میں پیش ہو کر قرار پایا کہ فی الحال پاکستان میں پہلا انصار اللہ کا اجتماع خدام الاحمدیہ کے اجتماع کے موقع پر ہی بتاریخ ۲۸-۲۹ اکتوبر ۵۵ء کو کیا جائے۔ اور آئندہ کے لئے انصار کے سالانہ اجتماع کے متعلق۔ انصار کے اجتماع میں شامل ہونے والے نمائندگان میں معاملہ پیش کر کے مستقل فیصلہ کیا جائے لہٰذا انصار کا پہلا سالانہ اجتماع ۲۸-۲۹ اکتوبر ۵۵ء کو خدام کے اجتماع پر ہی کیا جا رہا ہے۔

زعماء صاحبان انصار کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ براہ مہربانی اپنی مجلس انصار اللہ کی طرف سے ایک ایک نمائندہ اجتماع میں شمولیت کی غرض سے مرکز میں ضرور بھجوا دیں۔ ایسے نمائندگان کو ۲۷ اکتوبر ۵۵ء کی شام تک مرکز میں ضرور پہنچ جانا چاہئیے۔ کیونکہ اجتماع کا پروگرام ۲۸ اکتوبر ۵۵ء کو جمعہ کے روز صبح سے شروع ہو جائے گا۔ انشاء اللہ

انصار کے اجتماع کا تفصیلی پروگرام بعد میں شائع ہو گا۔ زعماء صاحبان کو چاہئیے کہ وہ بہت جلد اپنی مجلس کا نمائندہ تجویز کر کے ان کے اسماء گرامی سے دفتر ہذا میں اطلاع بھجوا دیں۔

[illegible] ایسی شہری جماعتوں کی مجالس انصار اللہ کی طرف سے ضروری نہیں کہ ایک ہی نمائندہ مرکز بھجوایا جائے جو شہروں کی بڑی جماعتوں میں بہت سے ارکین انصار ہوں یا اس شہری جماعت کے متعدد [illegible] جہاں پر حلقہ وار مجالس انصار اللہ قائم ہیں وہاں سے ایک سے زائد یا حلقہ وار مجالس کی طرف سے ایک نمائندہ بھیجا جا سکتا ہے۔

نوٹ:۔ موسم کے لحاظ سے مناسب حال بستر ہر ایک نمائندہ کو ساتھ لانا ہو گا۔ یہاں پر صرف رہائش اور کھانے کا ہی انتظام ہو گا۔ (نائب صدر انصار اللہ مرکزیہ)

دس اکتوبر ۵۵ء کی شام تک بقایا ضرور ادا کریں!

تحریک جدید کا ہر وہ مجاہد جو انیس ۱۹ سالہ جہاد میں حصہ لے رہا ہے مگر اس کا کچھ بقایا رہ گیا ہے وہ ۱۰ اکتوبر ۵۵ء تک اپنا بقایا ادا کر کے اپنا نام درج فہرست کرا لے۔ ورنہ بوجہ بقایا اس کا نام فہرست سے کٹ جائے گا۔

وکیل المال تحریک جدید

ضروری اعلان

رسالہ الفرقان کا قرآنی آئین نمبر زیر طباعت ہے۔ یہ رسالہ ستمبر اور اکتوبر کا ہو گا۔ اس کا حجم دوگنا ہے۔ بعض خریدار اصحاب کی طرف سے ستمبر کے رسالہ کا مطالبہ ہو رہا ہے۔ آگاہی کے لئے تحریر ہے کہ رسالہ اکٹھا شائع ہو رہا ہے اور اکتوبر کے پہلے عشرہ میں شائع ہو جائے گا۔ (مینیجر الفرقان ربوہ)

بی۔ٹی میں ٹریننگ کے لئے وظائف

دس سالانہ گریجوایٹ خواتین اور دو گریجوایٹ مردوں کو بی۔ٹی کلاس میں دوران ٹریننگ پچیس پچیس روپے ماہوار وظیفہ دیا جائے گا۔ بشرطیکہ سلسلہ کے تعلیمی اداروں میں کم از کم پانچ سال ملازمت کا وعدہ کریں۔ سپیشل سبجیکٹ۔ ریاضی یا سائنس یا جنرل تاریخ ہو۔ تنخواہ و الاؤنس قریباً گورنمنٹ کے برابر۔ پنشن کا حق یا پراویڈنٹ فنڈ حسب قواعد۔ درخواست معرفت امیر یا پریذیڈنٹ ارسال ہو۔

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

وصیت نمبر ۱۰۲۰۹

نوٹ:- مندرجہ ذیل وصیت الفضل مورخہ ۹ ستمبر میں شائع ہو چکی ہے۔ مگر اس میں بعض غلطیاں رہ گئی ہیں لہذا اسے دوبارہ شائع کیا جاتا ہے:-

نمبر ۱۰۲۰۹ میں مخدوم نذیر احمد ایم۔ ایس سی ولد مخدوم محمد اعظم صاحب مرحوم قوم مخدوم پیشہ ملازمت عمر ۵۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۱ء ساکن میانی ڈاکخانہ خاص ضلع شاہ پور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷/۵۵ ۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں

تفصیل جائداد غیر منقولہ

چاہ سیدانوالہ ۲۵ بیگھہ × ۶۰۰	=	۱۵۰۰۰
مشترکہ مخدوم بشیر احمد و نذیر احمد ۴½ بیگھہ × ۱۰۰۰	=	۴۵۰۰
صدیق اکبر فاروق اعظم چاہ سہانہ نے والا ۴ × ۵۰۰	=	۲۰۰۰
پسران مخدوم محمد اعظم صاحب مرحوم چاہ بانگیوالہ ۲۳ × ۴۵۰	=	۱۰۳۵۰
چاہ کوٹھیوالہ ۹ × ۲۵۰	=	۲۲۵۰
زمین اسٹیشن ۲½ × ۵۰۰	=	۱۲۵۰
ادیاں ۳½ کنال	=	۱۰۰۰
مکان سکنی بھیرہ	=	۸۰۰۰
میزان		۶۲۳۵۰

تفصیل جائداد منقولہ

بقایاجات تنخواہ سابقہ	=	۱۰۵۰
کار سیکنڈ ہینڈ	=	۳۱۰۰
بندوق دونالی ۱۲ بور	=	۵۰۰
ریڈیو پاکیٹ	=	۲۴۰
متفرق اشیاء	=	۵۰۰
پنشن کا بقایا ازمئی تا دسمبر ۱۹۵۰ء		۳۶۰۰
میزان		۱۳۹۹۰

حصہ موصی مخدوم نذیر احمد ¼ × ۶۲۳۵۰ =	۱۵۵۸۷/۸
مکان واقعہ ربوہ	۷۰۰۰-۰
	۲۲۵۸۷-۸
قرضہ برادرم مخدوم فاروق اعظم	۳۵۰۰-۰
بقایا	۱۹۰۸۷-۸
قرضہ مشترکہ بریک ماہرز	۱۰۰۰-۰
بقایا مالیت جائداد موصی	۱۸۰۸۷-۸
میزان غیر منقولہ	۱۸۰۸۷-۸-۰
منقولہ	۱۳۹۹۰-۰-۰
کل میزان	۳۲۰۷۷-۸

مندرجہ بالا جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اس کے علاوہ اگر کوئی اور جائداد میرے مرنے کے بعد برآمد ہو تو یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔

خاکسار مخدوم نذیر احمد بقلم خود حال وارد میانی

گواہ شد: Safdar Ali shah

تجارتی نرخ - لاہور مارکیٹ

گوڑ ۲۰/۰ تا ۲۴/۰ شکر ۲۴/۰ تا ۲۷/۰ - چینی دیسی ۴۴/۰ تا ۵۰/۰ - تیل توریہ ۴۲/۰ تا ۴۳/۰ تیل بنولہ ۵۰/۰ تا ۵۱/۸ - تیل ناریل ۱۲/۰ - تیل تل ۷۶/۰ تا ۷۸/۰ - سرخ مرچ ۱۵/۰ تا ۴۰/۰ - کالی مرچ ۳۸۰/۰ تا ۴۸۰/۰ - الائچی ڈوڈہ ۳۶۰/۰ - لونگ ۵۲۵/۰ الائچی خورد ۵۴/۰ تا ۵۰/۰ سیر - ہلدی ۹۳/۰ - نمک ۸/۴ - دیسی گھی ۱۷۴/۳ تا ۱۷۴/۵ - بناسپتی گھی ۳۹/۰ تا ۴۰/۰ - ٹین - سیاہ ماش ثابت ۱۶/۰ تا ۱۶/۴ سبز ۱۹/۰ تا ۳۰/۰ - مونگ ثابت ۱۳/۰ تا ۱۴/۰ - مسور ثابت ۹/۰ تا ۱۵/۰ - دال ۱۳/۰ تا ۱۴/۰ مسور ثابت ۹/۰ تا ۱۵/۰ - دال ۱۳/۰ - چنے ۸/۰ تا ۸/۲ - کابلی چنے ۱۱/۰ تا ۱۳/۰ - گندم ۱۰/۰ تا ۱۱/۰ - آٹا ۱۱/۴ - دیسی صابن ۴۴/۰ تا ۴۸/۰ -

صرافہ:- سونا ۹۹/۱۲ تا ۱۰۰/۰ پونڈ ۶۵/۰ چاندی ٹکسالی ۱۴۳/۰ - چاندی ۱۵۳/۰ تا ۱۵۹/۰

خشک میوہ:- بادام ۶۵/۰ تا ۷۰/۰ سوگی ۵۰/۰ تا ۷۰/۰ - چھوہارہ ۲۵/۰ تا ۳۲/۰ کھوپا ۱۴۵/۰ - پستہ ۴۰۰/۰ تا ۴۵۰/۰ - گری بادام ۲۷۰/۰ تا ۲۸۰/۰ روپے

مولائی عرفہ کے حامی پر قاتلانہ حملہ

کیسا بلانکا ۲۹ ستمبر۔ سلطان محمد بن مولائی عرفہ کے ... [illegible] ... پر قاتلانہ حملہ کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ انہیں گردن پر گہرا زخم آیا ہے۔ حملہ آور کا پتہ نہیں چل سکا۔

زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے

حضور ایدہ اللہ کی صحت کیلئے صدقہ

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بخیریت واپس پہنچنے کی خوشی میں بطور شکرانہ جماعت احمدیہ شہر جہلم نے ۱۹/۹/۵۵ کو ایک بکرا صدقہ دے کر گوشت غرباء میں تقسیم کیا۔ الحمد للہ

عبد المغنی امیر جماعت احمدیہ شہر جہلم
۵/۲/۱۹ بانہ محلہ بسٹ شہر جہلم

Head clerk Irigation
Dept Mian Wali

گواہ شد: M. H. Qamar
draftman 1 b. Depot
Mian Wali

معاہدۂ بغداد

پاکستان نے ترک عراقی دفاعی معاہدہ میں شمولیت کا سرکاری طور پر اعلان کر دیا ہے ترکی اور عراق نے آپس میں دفاعی معاہدہ کرنے کا فیصلہ جنوری ۵۵ء میں کیا تھا۔ جس کے بعد ایک مشترکہ اعلان میں بتایا گیا تھا۔ کہ عراق اور ترکی مشرق وسطیٰ کے استحکام اور سلامتی کے لئے جلد از جلد باہمی تعاون کو فروغ دیں گے۔ مشترکہ اعلان میں یہ کہا گیا تھا۔ کہ ترکی اور عراق ان ممالک سے بھی سلسلہ جنبانی کریں گے۔ جو ان کے ساتھ اشتراک عمل کے لئے تیار ہوں۔

مصر اور شام نے مجوزہ معاہدہ پر شدید نکتہ چینی کی۔ اور مصر نے ۲۲ر جنوری کو قاہرہ میں عرب ملکوں کے وزرائے اعظم کی ایک کانفرنس طلب کی۔ جس میں عراقی وزیر اعظم جنرل نوری السعید علالت کے باعث شرکت نہ کر سکے۔ اور بعض ملکوں کی جانب سے مصالحت کی کوشش پر کانفرنس عارضی طور پر ملتوی کر دی گئی۔

۳ر فروری کو قاہرہ میں کانفرنس کا دوبارہ اجلاس ہوا۔ جس میں جنرل نوری السعید نے بھی شرکت کی۔ لیکن اب کانفرنس کا کوئی نتیجہ نہ نکل سکا۔ مصر نے اجلاس کے آخر میں ایک قرار داد پیش کی۔ جس میں کہا گیا تھا کہ عرب ریاستوں کو کسی ایسے ملک سے معاہدہ نہیں کرنا چاہیئے۔ جو عرب لیگ کا رکن نہ ہو۔ لیکن شام، لبنان اور اردن نے اس کی حمایت سے انکار کر دیا۔ اور ۶ر فروری کو کانفرنس مکمل ناکامی پر ختم ہو گئی

۲۴ر فروری کو ترکی اور عراق کے دفاعی معاہدے پر دستخط کر دئے گئے۔ اور یہ اعلان کیا گیا۔ کہ دونوں حکومتوں کی جانب سے توثیق کے بعد اس پر فوراً عمل درآمد شروع کر دیا جائے گا۔ ۲۶ فروری کو ترک قومی اسمبلی اور عراق کے دونوں ایوانوں نے معاہدے کی توثیق کر دی۔

ایوان نمائندگان میں جنرل نوری السعید نے اعلان کیا۔ کہ اس معاہدے میں برطانیہ اور امریکہ کے علاوہ پاکستان، ایران اور افغانستان کی شرکت بھی متوقع ہے۔

یہ بھی اعلان کیا گیا کہ عراق اس معاہدہ میں شریک ہونے والے ملکوں کے ساتھ ان بین الاقوامی معاہدوں کی بنیاد پر تعاون کرے گا۔

(۱) عرب لیگ کے معاہدہ اجتماعی سلامتی کے مطابق عراق اپنی اور عرب ملکوں کی سرحدوں کے باہر کوئی ذمہ داری قبول نہیں کرے گا۔

(۲) عراق کے دفاع کی ذمہ داری صرف عراقی حکومت پر ہوگی اور اس سلسلہ میں کسی بیرونی ملک کو دخل دینے کا حق نہیں دیا جائیگا۔

(۳) عراق مکمل طور پر خود مختار رہے گا اور اس معاہدے میں شرکت کرنے والے ملکوں کی حیثیت مساوی ہوگی۔

برطانیہ اور امریکہ کے علاوہ پاکستان نے بھی اس معاہدہ کا خیر مقدم کیا ۲۷ جنوری ۱۹۵۵ء کو پاکستانی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا کہ یہ معاہدہ جس علاقہ سے متعلق ہوگا اس کی سلامتی سے پاکستان کو گہری دلچسپی ہے۔ سابق وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے ۲۰ر جنوری کو نیویارک میں اعلان کیا۔ کہ وہ پاکستان ترکیہ اور عراق کے معاہدہ کی تکمیل کا خیر مقدم کریں گے۔

پاکستان کے سابق وزیر دفاع جنرل محمد ایوب خان اور وزارت خارجہ کے سیکرٹری مسٹر جے۔ اے رحیم ترکیہ گئے۔ تو انہوں نے معاہدے میں پاکستان کی شرکت کے سلسلہ میں آخری مراحل طے کئے۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان چوتھا ملک ہے۔ جو اس معاہدہ میں شامل ہوا ہے۔ اس سے پیشتر ترکی اور عراق کے علاوہ برطانیہ بھی اس معاہدہ میں شامل ہو چکے ہیں۔

جمال سالم مشرقی بنگال میں

ڈھاکہ ۲۸ ستمبر۔ مصر کے نائب وزیر اعظم ونگ کمانڈر جمال سالم نے آج نارائن گنج جوٹ مل کا معائنہ کیا۔ آپ کے ہمراہ مشرقی بنگال کے وزیر صنعت مسٹر عزیز الحق بھی تھے نارائن گنج سے ڈھاکہ آتے ہوئے ونگ کمانڈر جمال سالم نے فتح اللہ پولیس سٹیشن کے ایک گاؤں میں اچانک قیام کیا گاؤں کی کلب کے ممبروں اور دوسرے باشندوں نے آپ کا پُر جوش خیر مقدم کیا۔ آپ نے کلب فنڈ میں اڑھائی سو روپے چندہ دیا۔ آپ نے سیلاب زدگان میں دودھ اور کھجوریں وغیرہ بھی تقسیم کیں۔

مبلغ انڈونیشیا مکرم میاں عبدالحی صاحب کے اعزاز میں استقبالیہ تقریب

جزیرہ بالی میں تبلیغ اسلام کے حالات پر دلچسپ تقریر

ربوہ ۲۹ ستمبر۔ مبلغ انڈونیشیا مکرم میاں عبدالحی صاحب واقفِ زندگی نے انڈونیشیا کے جزیرہ بالی میں تبلیغ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ جزائر انڈونیشیا میں سے صرف بالی ہی ایک ایسا جزیرہ ہے۔ جہاں ابھی تک ہندو مذہب اور بدھ مذہب کا دور دورہ ہے۔ اور وہاں کے باشندوں کی بھاری اکثریت انہی دو مذاہب کی پیرو ہے آپ نے کہا یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احمدیت کی صداقت کا ایک نشان ہے کہ غیر مسلم آبادی والے اس جزیرے میں بھی جو چاروں طرف سے اسلامی جزیروں اور آبادیوں سے گھرا ہوا ہے۔ اسلام کا پیغام سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے ہی بھیجے ہوئے ادنیٰ خادموں کے ذریعہ پہنچا ہے۔

مکرم میاں عبدالحی صاحب دس سال تک انڈونیشیا اور سنگاپور کے مختلف حصوں میں تبلیغِ حق کا فریضہ ادا کرنے کے بعد ۲۵ ستمبر کو چناب ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ واپس تشریف لائے ہیں کل شام آپ ایک استقبالیہ تقریب میں جزیرہ بالی کے تبلیغی حالات پر تقریر کر رہے تھے۔ یہ استقبالیہ تقریب وکالت تبشیر کی طرف سے آپ کے ہی اعزاز میں منعقد کی گئی تھی تلاوت قرآن مجید کے بعد نائب وکیل التبشیر مکرم بشارت احمد صاحب بشیر نے ایک مختصر سی تقریر کرتے ہوئے مکرم میاں عبدالحی صاحب کو خدمت اسلام کی توفیق ملنے پر مبارکباد پیش کی ۔ اور دس سال بعد پاکستان واپس تشریف لانے پر آپ کو خوش آمدید کہا۔ مکرم میاں عبدالحی صاحب اس ایڈریس کے جواب میں وکالت تبشیر اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کرنے کے بعد بالی اور انڈونیشیا کے تبلیغی حالات پر روشنی ڈال رہے تھے

دوران تقریر میں آپ نے جزیرہ بالی کے ثقافتی اور مذہبی حالات پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا کہ وہاں جو تھوڑے بہت مسلمان بھی پائے جاتے ہیں۔ وہ مختلف جزیروں سے آکر ہی وہاں آباد ہوئے ہیں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کے نتیجے میں اب انہیں بھی اس امر کا احساس ہوا ہے کہ بالی کے اصل باشندوں کو جو انڈونیشیا کے مسلم جزائر ہی کا ایک حصہ ہے اسلام سے روشناس کرایا جائے تا یہ جزیرہ بھی دوسرے جزائر کی طرح اسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے روحانی ورثے سے خالی نہ رہے۔

آپ نے بالی کے باشندوں کی قدامت پسندی اور توہم پرستی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا۔ اگرچہ وہ لوگ سوشل تعلقات کے اعتبار سے متعصب نہیں ہیں تاہم کسی دوسرے مذہب کی باتوں پر کان دھرنا ان کے لئے مشکل ہے۔ آپ نے بتایا یہی وجہ ہے کہ وہاں عیسائی مشنری بھی کامیاب نہیں ہیں آپ نے بتایا۔ وہاں کے تعلیم یافتہ طبقہ میں اگرچہ لٹریچر مذہبی عقائد اور ثقافتی بندھنوں کے خلاف بیزاری کا اظہار پایا جاتا ہے۔ لیکن اس بیزاری کے نتیجے میں لامذہبیت کی طرف ان کا میلان بڑھ رہا ہے۔ آپ نے کہا ان کا رخ لامذہبیت سے اسلام کی طرف پھیرنے کے لئے ضروری ہے کہ وہاں منظم طور پر تبلیغ کی جائے اور کی بھی جائے ان لوگوں کے ذریعہ سے جو ہندو اور بدھ مذہب پر پورا عبور رکھتے ہوں۔

تقریر کے آخر میں آپ نے انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی پر بھی روشنی ڈالی اور اس امید کا اظہار کیا کہ اگر ہم وہاں لٹریچر کو وسیع پیمانے پر پھیلا سکیں تو وہاں علاقے کے علاقے احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کر سکتے ہیں۔ آپ نے دوران تقریر میں انڈونیشیا کے احباب جماعت کے اخلاص و ایمان کی بے حد تعریف کی اور ان کے جذبۂ قربانی کو سراہا۔ آپ نے کہا ہمیں تو مسیح پاک علیہ السلام آپ کے خلفاء اور صحابہ کے ذریعہ ایمان و اخلاص کی دولت ملی ہے۔ ان لوگوں نے ہم ایسے ناچیزوں کی حقیر کوششوں کے نتیجے میں یہ دولت حاصل کی ہے۔ پھر بھی ان کا اخلاص کسی دوسرے سے کم نہیں ہے۔ ان کا اخلاص و عقیدت میں ترقی کرنا احمدیت کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے۔ اور اس حقیقت پر زندہ گواہ ہے کہ اس جماعت کے سر پر خدا کا سایہ ہے جبھی یہ شجر طیبہ پھل پھول رہا ہے اور دنیا اس کے سایہ میں بسیرا کرتی چلی آ رہی ہے۔

آپ کی دلچسپ اور پر از معلومات تقریر کے اختتام پر صدر مجلس حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی نے اجتماعی دعا کرائی اور یہ مبارک تقریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔

مکرم میاں عبدالحی صاحب واقفِ زندگی قادیان ستمبر ۱۹۴۶ء میں سنگاپور روانہ ہوئے تھے ۱۹۵۰ء میں آپ جزیرہ بالی میں متعین کر دیئے گئے اس طرح آپ کو سنگاپور اور انڈونیشیا کے مختلف علاقوں میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کی سعادت حاصل ہوئی

مشرقی بنگال کے احمدیہ ریلیف کیمپ میں امدادی امور کے وزیر اور

صوبائی ریلیف کمشنر کی تشریف آوری

ڈھاکہ ۲۹ ستمبر۔ جماعت احمدیہ مشرقی بنگال صوبے کے سیلاب زدہ علاقوں میں بفضلہ تعالےٰ نہایت محنت اور جانفشانی سے امدادی سرگرمیوں میں مصروف ہے۔ مختلف علاقوں میں ریلیف کیمپ قائم ہیں۔ جہاں سے مصیبت زدگان کو کھانے پینے کی اشیاء اور دوائیں وغیرہ مفت مہیا کرنے کے علاوہ مکانات تعمیر کرنے میں بھی ان کی امداد کی جاتی ہے۔ سیلاب دور ہونے کے بعد بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے وہاں ریلیف کا کام بدستور جاری ہے۔ تاکہ سیلاب کے اثرات کی وجہ سے پیدا ہونے والی بیماریوں کا سدّباب کیا جا سکے۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے جماعت کی ان بے لوث خدمات کا وہاں کے عوام اور متعلقہ افسران پر بہت گہرا اثر ہے۔ چنانچہ مکرم جناب خورشید احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ ڈھاکہ بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مورخہ ۲۶ ستمبر کو صوبائی ریلیف منسٹر آنریبل ایم۔ آر۔ حسام الدین صاحب صوبائی ریلیف کمشنر اور دوسرے اعلیٰ افسران میرپورہ احمدیہ ریلیف کیمپ میں تشریف لائے۔ جناب غلام قادر صاحب ایم۔ ایل۔ اے بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ ان سب حکام نے جماعت احمدیہ کی امدادی سرگرمیوں میں گہری دلچسپی کا اظہار کیا۔ اور احمدی نوجوانوں کے جذبہ خدمتِ خلق کو سراہا +

مبلغ امریکہ چودھری خلیل احمد صاحب ناصر کی ربوہ میں تشریف آوری

ربوہ ۲۹ ستمبر۔ امریکہ میں مرکزی احمدیہ مشن کے مبلغ انچارج مکرم چودھری خلیل احمد صاحب ناصر کل ربوہ تشریف لے آئے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جولائی کے آخر میں یورپ۔ امریکہ اور افریقہ کے مبلغین اسلام کی جو کانفرنس لندن میں طلب فرمائی تھی۔ اس میں شرکت کی سعادت حاصل کرنے کے بعد آپ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں امریکہ جا کر مع اہل و عیال ۹ اگست کو دوبارہ لندن واپس آگئے تھے۔ اور پھر کچھ عرصہ وہاں قیام کرنے کے بعد آپ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہمرکابی میں وہاں سے ۵ ستمبر کو کراچی وارد ہوئے۔ اور پھر وہاں سے بمبئی۔ حیدر آباد دکن۔ قادیان اور لاہور ہوتے ہوئے آپ مورخہ ۲۸ ستمبر کو ربوہ پہنچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا مرکز سلسلہ میں آنا آپ کے لئے اور سلسلہ کے لئے مبارک کرے۔ اور آپ کو بیش از پیش خدمات دینیہ کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

کراچی میں بھارتی طالبات کا وفد

کراچی ۲۹ ستمبر پندرہ طالبات پر مشتمل بھارتی طلبہ کا وفد چار روز کے دورے پر کراچی پہنچا ہے۔ یہ لڑکیاں دہلی کے تعلیمی اداروں میں تعلیم حاصل کرتی ہیں اور ہندوستان کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھتی ہیں۔

کراچی میں آمد پر سب سے پہلے وفد قائداعظم اور قائد ملت کے مزار پر گیا اور بعد ازاں وفد نے لڑکیوں کے سرسید سکول کا معائنہ کیا۔ جہاں ان کے اعزاز میں ایک ڈرامہ پیش کیا گیا۔ اس موقعہ پر مہمانوں اور میزبانوں دونوں نے نغموں سے حاضرین کی سمع نوازی کی۔ یہ وفد سنٹرل گرل کالج میں گیا جہاں ایک ٹیبل ٹینس میچ کھیلا گیا۔

بھارتی وفد لاہور خیرپور اور پیرڈ پہ بھی جائے گا۔

درخواست دعا

مکرم میاں غلام محمد صاحب اختر جائنٹ ناظر اعلیٰ عرصہ دس دن سے بعارضہ انفلوئنزا و بخار بیمار ہیں۔ کراچی سے واپس آ کر تکلیف بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

دعائے نعم البدل

مکرم رشید احمد صاحب چغتائی سابق مبلغ بلاد عربیہ کا بچہ عزیز مجید احمد بعمر تقریباً دو برس مورخہ ۲۷ ستمبر کو وفات پا گیا انا للہ و انا الیہ راجعون احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نعم البدل عطا فرمائے آمین

خورشید احمد